قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

منگل 14۔اپریل 2020ء | 20 شعبان 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ: 90

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۹﴾ (البقرہ:49)

ترجمہ: اور ڈرو اس دن سے جب کوئی نفس کسی دوسرے نفس کے کچھ کام نہیں آئے گا اور نہ اس سے (اس کے حق میں) کوئی شفاعت قبول کی جائے گی اور نہ اس سے کوئی بدلہ وصول کیا جائے گا اور نہ وہ (لوگ) کسی قسم کی مدد دیئے جائیں گے۔

فرمانِ رسول ﷺ

ذکرِ الٰہی کی اہمیت

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے یعنی جو ذکرِ الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔

مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خداتعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ وجوازھا فی المسجد)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

ہماری تعلیم ۔ 4

حقیقی نجات حاصل کرنے کا طریق

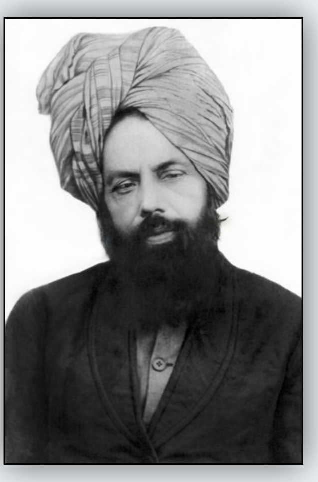

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اُس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ:7,6)موسیٰ نے وہ متاع پائی جس کو قرون اُولیٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جس کو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھ کر مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر۔ اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔ بلکہ وہ ایسے وقت میں آیا جب کہ مسلمانوں کا وہی حال تھا جیسا کہ مسیح ابن مریم کے ظہور کے وقت یہودیوں کا حال تھا سو وہ میں ہی ہوں خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے نادان ہے وہ جو اُس سے لڑے اور جاہل ہے وہ جو اس کے مقابل پر یہ اعتراض کرے کہ یوں نہیں بلکہ یوں چاہئے تھا۔‘‘ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ14,13)

فرمان خلیفہ وقت

ہروقت استغفار کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’فرماتا ہے قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (القصص:17) اس نے کہا اے میرے رب یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس مجھے بخش، تو اس نے اسے بخش دیا یقیناً وہی ہے جو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تو یہ جو دُعا یہاں بیان کی گئی ہے یہ قصہ کہانی کے طور پر نہیں لکھی گئی۔ بلکہ اس لئے بتائی ہے کہ اگر تم خالص ہو کر اپنے رب سے مانگو تو وہ تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک کرے گا۔ پس جب دل سے دعا نکلے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق بخشش کا سلوک فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی سے ایسا سلوک فرمائے اور ہر احمدی اپنے ربّ کی مغفرت کی چادر میں لپٹنے کے بعد ہمیشہ اس حکم کا مصداق بن جائے اور اس پر عمل کرنے والا ہو کہ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ (الحجر:99) یعنی اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جا۔

پس یاد رکھیں جب اس زمانے کے پکارنے والے اور مسیح و مہدی کی آواز کو سنا ہے تو تمام دوسرے ربّوں سے نجات حاصل کرتے ہوئے صرف اور صرف ربّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جو ربُّ العالمین ہے کے سامنے جھکنا ہو گا اور اس کی تسبیح کرتے ہوئے اور اس کی حمد کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزاری ہوں گی۔ ہمیں وہ سجدہ کرنا ہو گا جس کی اس زمانے کے امام نے ہمیں پہچان کروائی ہے۔ وہ سجدہ جو صرف اور صرف ربُّ العالمین کے دَر پر کیا جاتا ہے کیونکہ وہی ایک ربّ ہے اور اس کے علاوہ کوئی ربّ نہیں جو کسی مومن کے دل میں بستا ہو یا کسی احمدی کے دل میں بس سکتا ہو۔ پس ایک احمدی کی توجہ ہر وقت اُس ربّ کے آگے جھکے رہنے کی طرف ہونی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ مؤرخہ یکم دسمبر2006ء)

اس شمارہ میں

- کیا غیر مسلموں کا مکہ مدینہ میں داخلہ منع ہے؟
- حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا مقام
- کیا تیسری عالمی جنگ کا خطرہ بڑھ رہا ہے؟
- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی پُرشفقت یادیں
- قرنطینہ کے معانی اور کرونا کے خلاف حفاظتی تدابیر

دربارِ خلافت

صفتِ ربوبیت کے تحت حضرت مسیح موعودؑ سے اللہ تعالیٰ کا سلوک

حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’صفتِ ربوبیت کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات سے اللہ تعالیٰ کا جو سلوک تھا اب میں اس کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابتدا سے ہی دنیاداری سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس لئے کوئی دنیاداری کا کام نہیں کرتے تھے بلکہ قرآن میں ہر وقت غور کرنا اور اس میں غرق رہنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف لَو لگائے رکھنا آپ کا کام تھا اس لئے دنیاوی ضروریات کے لئے اپنے والد صاحب پر آپ کا بڑا انحصار تھا۔ جب آپ کے والد صاحب کی وفات کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دی تو جو ایک ظاہری انسانی بشری تقاضا ہوتا ہے اس کے تحت آپ کو فکر ہوئی جس کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ:’’جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت اللہ جلّشانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا جو میں نے ابھی ذکر کیا ہے‘‘اس الہام کو میں نے یہاں نہیں بتایا، بہرحال ایک الہام ہوا تھا کہ وفات کا وقت قریب ہے ’’تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلا ہمیں پیش آئے گا۔ تب اسی وقت یہ دوسرا الہام ہوا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے اور اس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دل میں یہ دھنس گیا۔ پس مجھے اس خدائے عزوجل کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے اپنے اس مبشرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کرکے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا۔ میرا وہ ایسا متکفل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہر گز ایسا متکفل نہیں ہوگا۔‘‘ (کتاب البریّہ، روحانی خزائن جلد 13صفحہ194-195 حاشیہ)

ایک الہامی دعا کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’پہلے اس سے چند مرتبہ الہامی طورپرخدائے تعالیٰ نے اس عاجز کی زبان پر یہ دعا جاری کی تھی کہ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُبَارَکًا حَیْثُمَا کُنْتُ یعنی اے میرے ربّ مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ میں بودو باش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔ پھر خدا نے اپنے لطف و احسان سے وہی دعا کہ جو آپ ہی فرمائی تھی قبول فرمائی۔‘‘ پہلے دعا سکھائی پھر قبول فرمائی ’’اور یہ عجیب بندہ نوازی ہے کہ اوّل آپ ہی الہامی طور پر زبان پر سوال جاری کرنا اور پھر یہ کہنا کہ یہ تیرا سوال منظور کیا گیا ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد 1صفحہ621۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر3)

اس طرح کے بے شمار الہامات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دعائیں سکھائیں اور پھر انہیں قبول فرمایا۔ تو جہاں یہ قبولیت دعا کے نشانات ہیں ربوبیت کے جلوے کا بھی اظہار ہے۔ ایک دو اور مثالیں میں دے دیتا ہوں۔ ایک الہام ہے ’’رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا۔ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی‘‘ کہ اے خدا بزرگ زلزلہ کے ظہور میں کسی قدر تاخیر کر دے۔

تو اگلا حصہ ہے اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی کہ خدا نمونہ قیامت کے زلزلہ کے ظہور میں ایک وقت مقررہ تک تاخیر کر دے گا۔ (تذکرہ صفحہ556-557)

پھر ہے کہ رَبِّ اَخْرِجْنِیْ مِنَ النَّارِ کہ اے میرے رب مجھے آگ سے نکال۔

اور اگلا حصہ پھر الہام ہوتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ النَّارِ کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے آگ سے نکالا۔ (تذکرہ صفحہ612)

یہاں بھی پہلے دعا سکھائی پھر قبولیت کا نشان۔

پھر ایک دعا ہے رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَکَ الْکُلِّیَّۃَ اے میرے رب مجھے اپنے وہ انوار دکھا جو مُحیطِ کُل ہوں۔ اِنِّیْ اَنَرْتُکَ وَاخْتَرْتُکَ کہ میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا۔ (تذکرہ صفحہ 534)

یہاں بھی وہی اظہار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

’’کچھ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ میں بیٹھا ہوں یک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہو گیا ہے۔ میں حیران ہوا کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری رائے ٹھہری کہ خداتعالیٰ کے فرشتے نے ہماری حاجات کے لئے یہاں رکھ دیا ہے۔ پھر ساتھ الہام ہوا کہ اِنِّیْ مُرْسِلٌ اِلَیْکُمْ ھَدِیَّۃً کہ میں تمہاری طرف بھیجتا ہوں اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہ تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست حاجی سیٹھ عبدالرحمن صاحب ایک فرشتہ کے رنگ میں متمثّل کئے گئے ہوں گے اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے اور اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ دیا۔‘‘

(ازمکتوب 6 مارچ 1895ء بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراسی۔
مکتوبات احمدیہ جلد 5حصہ اول صفحہ 3بحوالہ تذکرہ صفحہ225-226)

چنانچہ تصدیق ہو گئی اور الہام پورا ہو گیا۔

فرماتے ہیں کہ ’’18 برس سے ایک یہ پیشگوئی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الصِّھْرَ وَالنَّسَب ترجمہ: وہ خدا سچا خدا ہے جس نے تمہارا دامادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید تھے کیااور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا......‘‘

فرماتے ہیں: ’’اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے‘‘۔ حضرت امّاں جان سے جب دوسری شادی ہوئی تھی یہ اس وقت کا واقعہ ہے۔ ’’اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کوسنائی گئی تھی...... اور جیسا کہ لکھا گیا تھا ایسا ہی ظہور میں آیاکیونکہ بغیر سابق تعلقات قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہورخاندان سیادت میں میری شادی ہو گئی......‘‘

فرماتے ہیں : ’’سو چونکہ خداتعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو اُن نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخمریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہو گی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خداتعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔‘‘ (تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15صفحہ273تا275)

تو دیکھیں کہاں وہ وقت کہ والد صاحب کی وفات کا سن کر آپؑ کو فکر ہو رہی ہے کہ ضرورت کی چیزیں اب کس طرح میسر ہوں گی اور کہاں اللہ تعالیٰ کی تسلی کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ جب یہ کہہ دیاتو اس تسلی کے بعد اس ربّ العالمین نے تمام جہان کی مدد کے لئے آپؑ کے خاندان کی بنیاد ڈالی ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ اس خاندان کی بنیاد جس نے تمام جہان کی مدد کرنی ہے۔ تو یہ ہے وہ ربّ جس نے ہمیں اپنا چہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر آپؐ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے دکھایا۔‘‘ (خطبہ جمعہ مؤرخہ 8دسمبر2006ء)

ابھی بھی وقت ہے مانگ لو اُسے ، اُس سے

جدھر بھی دیکھو اس کا پرتَو نظر آتا ہے
اک ذرا سوچ تیرا گیان کدھر جاتا ہے
تیرے تغافل نے تجھے مار دیا اے شخص
ورنہ اس کے جلوے پر وقت ٹھہر جاتا ہے
تجھے فتور کہ تیرا علم سب سے بالا ہے
وہاں یہ عالم ہے کہ عالم بھی ڈر جاتا ہے
تجھے یہ ناز کہ تیرا علم ہی سمندر ہے
وہاں ایک قطرے میں سمندر سکڑ جاتا ہے
کبھی تو سوچ کہ تو اتنا بے بس کیوں ہے
تو کیوں ظلمت و آفات میں گھِر جاتا ہے
تیری یہ بے حسی اور تکبر تجھے لے ڈوبا
ورنہ فریاد پہ شیرِ مادر بھی اتر آتا ہے
اب جو روتے ہو کہ ہر کام بگڑ جاتا ہے
کرو اگر حمد تو ہر کام سنور جاتا ہے
روئے پہلے جو وہ قہر سے بچ جاتا ہے
نہ روئے پہلے جو وہ قہر سے مر جاتا ہے
ابھی بھی وقت ہے مانگ لو اسے ، اس سے
محض ہو فضل تو وہ دل میں اتر آتا ہے

کاشف ریحان خالد۔ بیلجیئم

انصر رضا ۔ کینیڈا

کیا غیر مسلموں کا مکہ مدینہ میں داخلہ منع ہے؟

اسلام آفاقی دین ہے

اسلام ایک آفاقی مذہب ہے جسے کسی خاص قوم یا خاص عہد تک محدود نہیں کیا گیا۔اسلام کا خدا ’’رَبُّ الْعٰلَمِیْن‘‘ ہے اور نبی اکرم ﷺ ’’رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن‘‘ہیں جنہیں سابقہ انبیاء علیھم السلام کے برعکس تمام انسانیت کے لئے اور قیامت تک کے لوگوں کے لئے مبعوث فرمایا گیا۔ قرآن کریم کی یہ آیات اس بات پر شاہد ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الفاتحہ:2)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (الاعراف:159)

ترجمہ: کہہ دو کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء:108)

ترجمہ:اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا (سبا:29)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام انسانوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر۔

نبی اکرم ﷺ کے تمام انسانوں کے لئے رسول ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان بھی فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں، جس کا قدیم نام بکہ لے کر اس کی قدامت کو ظاہر کیا گیا ہے، سب سے پہلا جو گھر بنایا گیا تھا یعنی خانہ کعبہ، وہ تمام انسانوں کے لئے بنایا گیا تھا۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ (آل عمران:97)

ترجمہ: یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکّہ میں ہے۔وہ مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لئے۔

اس بات کو واضح طور پر بیان کرنے کے بعدکہ جس طرح نبی اکرم ﷺ تمام انسانوں کے رسول اور تمام عالمین کے لئے رحمت ہیں، اسی طرح یہ گھر تمام انسانوں کے لئے بنایا گیا ہے اور تمام عالمین کے لئے مبارک اور باعثِ ہدایت ہے۔اس کے ساتھ یہ بھی بیان کردیا گیا کہ انسانوں کے لئے بنائے گئے اس گھر سے انہیں روکنا باعثِ عذاب ہوسکتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ِۨالْعَاكِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (الحج:26)

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور وہ اللہ کی راہ سے اور اس مسجدِ حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے سب انسانوں کے فائدہ کے لئے بنایا ہے اس طرح کہ اس میں (خدا کی خاطر) بیٹھ رہنے والے اور بادیہ نشین (سب) برابر ہیں، اور جو بھی ظلم کی راہ سے اس میں کجی پیدا کرنے کی کوشش کرے گا اسے ہم دردناک عذاب چکھائیں گے۔

وَمَا لَهُمْ اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (الانفال:35)

ترجمہ:اورآخر ان میں کیا بات ہے جو اللہ انہیں عذاب نہ دے جبکہ وہ حرمت والی مسجد سے لوگوں کو روکتے ہیں۔

علماء اور سعودی حکومت کا غیر اسلامی طرزِ عمل

ان مندرجہ بالا واضح قرآنی تصریحات کے باوجود غیر مسلموں کا نہ صرف مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ میں بلکہ پورے مکہ اور مدینہ میں داخلہ ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔تعجب کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو مسجد الحرام کو عالمین کے لئے مبارک اور باعثِ ہدایت قرار دے رہا ہے لیکن سعودی حکومت اس گھر میں داخل ہونے اور اس سے برکت اور ہدایت حاصل کرنے کی صرف ان لوگوں کو اجازت دیتی ہے جنہیں وہ مسلمان گردانتی ہے۔مزید حیرت کی بات یہ ہے کہ، جیسا کہ آگے وضاحت کی گئی ہے، قرآن و حدیث میں کسی بھی جگہ غیر مسلموں کو اشارتاً بھی مدینہ منورہ میں داخلہ سے منع نہیں کیا گیا ہے۔لیکن سعودی حکومت ان کو وہاں جانے سے بھی روکتی ہے۔اس پابندی کے حق میں یہ دلائل دیئے جاتے ہیں کہ ہر ملک میں فوجی چھاؤنیاں اور کچھ ممنوعہ علاقے ہوتے ہیں جہاں ہر شہری داخل نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح کسی بھی دوسرے ملک میں جانے کے لئے آپ کو ویزا لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اس ملک کا حق ہے کہ وہ آپ کو ویزا دے یا نہ دے۔ ویزا دینے سے انکار کو کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔لیکن یہ دلائل دینے والے بھول جاتے ہیں کہ چھاؤنیاں صرف فوجیوں کے لئے ہوتی ہیں جبکہ، جیسا کہ اوپر بتایا جاچکا ہے، مسجد الحرام تمام الناس کے لئے بنایا گیا اللہ کا گھر ہے۔ مزید یہ کہ سعودی عرب کے حکمران حرمین کے مالک نہیں بلکہ متولی ہیں جنہیں ان میں داخلہ پر پابندی کا کوئی حق حاصل نہیں۔ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہؓ پر بھی مکہ میں داخلہ پر پابندی لگائی گئی تھی جس کا شدید رد عمل پورے عرب میں ہوا کیونکہ سب جانتے تھے کہ قریش کعبہ کے مالک نہیں بلکہ متولی ہیں۔ ان کے ذمہ کعبہ کی دیکھ بھال اور حاجیوں کی خاطر مدارت کرنا ہے لیکن ان کو کعبہ میں داخلہ پر پابندی لگانے کا حق حاصل نہیں۔آج قریش نے مسلمانوں پر پابندی لگائی ہے تو کل یہ کسی اور کو بھی روک سکتے ہیں۔گویا کل تک جو مجاور تھے وہ آج مالک بن بیٹھے ہیں کہ جس کو چاہے کعبہ میں آنے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔چنانچہ مختلف قبائل کے وفود قریش کو سمجھانے گئے لیکن ان پر کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بعد جب نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے لئے تشریف لائے تو وہ تمام قبائل جو جنگ احزاب میں کفار مکہ کے ساتھ مل کرمدینہ پر حملہ کے لئے جمع ہوئے تھے، ، ان میں سے ایک بھی قریش کی مدد کو نہ آیا۔کیونکہ قریش مسلمانوں کو عمرہ سے منع کرنے کے نتیجہ میں پورے عرب کی حمایت سے محروم ہوچکے تھے۔

دوسرا اہم اور یاد رکھنے کے قابل امر یہ ہے کہ دیگر ممالک کے برعکس سعودی حکومت مکہ مدینہ میں داخلہ پر پابندی مروجہ بین الاقوامی ویزا قوانین کی بنیاد پر نہیں بلکہ شرعی قانون پر رکھتی ہے اور دنیا کو یہ باور کراتی ہے کہ غیر مسلموں کے مکہ مدینہ میں داخلہ پر پابندی سعودی حکومت نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے عائد کی ہے جو کہ سورۃ التوبۃ کی مندرجہ ذیل آیتِ کریمہ میں بیان کیا گیا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ (التوبۃ:28)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مشرکین تو ناپاک ہیں۔ پس وہ اپنے اِس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکیں۔ اور اگر تمہیں غربت کا خوف ہو تو اللہ تمہیں اپنے فضل کے ساتھ مالدار کردے گا اگر وہ چاہے۔یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے علماء کا یہ فتویٰ ہے کہ کوئی بھی غیر مسلم مکہ اور مدینہ میں اور خاص طور پر مسجد الحرام یعنی خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہوسکتا۔ایسا کرتے ہوئے یہ بات مکمل طور پر فراموش کردی گئی کہ یہ استدلال قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیات سے متضاد ہے جبکہ قرآن کریم کی رو سے اس میں تضاد ناممکن ہے:

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا (النّساء:83)

ترجمہ: پس کیا وہ قرآن پر تدبّر نہیں کرتے؟ حالانکہ اگر وہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے۔

سورۃ التوبۃ میں چند اہم غور طلب نکات

سورۃ التوبۃ کی مذکورہ بالا آیتِ کریمہ کا مطالعہ واضح کرتا ہے کہ اس میں ہرگز کسی غیرمسلم پر یہ پابندی عائد نہیں کی گئی کہ وہ مکہ مدینہ میں عموماً اور مسجد الحرام میں خصوصاً داخل نہیں ہوسکتا۔اس میں تین اہم نکات ہیں جو غور طلب ہیں:

- سب سے پہلا غور طلب نکتہ یہ ہے کہ اس میں صرف مشرکوں کا داخلہ منع کیا گیا ہے اور وہ بھی مکہ مدینہ میں نہیں بلکہ صرف مسجد الحرام میں منع کیا گیا ہے۔
- دوسرا اہم غور طلب نکتہ یہ ہے کہ ’’بعد عامھم ھٰذا‘‘ کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ مشرکوں کا یہ داخلہ پورے سال کے لئے نہیں بلکہ محض حج کے دنوں میں منع کیا گیا تھاجب دنیا بھر سے مسلمان حج کی ادائیگی کے لئے جمع ہوتے ہیں۔یہ اعلان سن9ہجری میں حج کے موقع پر کیا گیا تھا جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کو نبی اکرم ﷺ نے امیر حج بنا کر بھیجا تھا اور ان کے جانے کے بعد جب سورۃ التوبۃ جسے سورۃ البرأۃ بھی کہتے ہیں، کی آیات نازل ہوئیں تو حضرت علیؓ کو مکہ بھیجا گیا تاکہ وہ اس کا اعلان فرمادیں۔اگر یہ مناہی فوری ہوتی تو کہا جاتا کہ آج ہی سے مشرکوں کا یہاں داخلہ منع ہے۔اس کے برعکس کہا گیا کہ اس سال کے بعد ان کا مسجد الحرام میں داخلہ منع ہے۔یعنی اگلے سال سے جب لوگ حج کرنے آیا کریں گے تو مشرکین ان میں شامل نہیں ہوسکتے۔
- تیسرا اہم اور قابل غور نکتہ یہ ہے کہ قدیم سے مکہ میں حج کے موقع پر مختلف میلے اور بازار بھی منعقد ہوتے تھے اور مختلف علاقوں سے جمع ہونے والے لوگ طوافِ کعبہ کے ساتھ ساتھ تجارت بھی کیا کرتے تھے، چنانچہ جب مشرکین کو حج کے موقعہ پرمسجد الحرام میں داخلہ سے منع کردیا گیا تو قدرتی طور پر مسلمانوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ان لوگوں کے نہ آنے کے باعث ان کی تجارتیں متاثر ہوں گی۔ یہ بھی اس

بات کاایک بیّن ثبوت ہے کہ حرمِ مکہ میں مشرکین کا داخلہ سال کے بارہ مہینے نہیں بلکہ محض حج کے موقعہ پر بند کیا گیا تھا۔ مسلمانوں کی اس پریشانی پر انہیں تسلّی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس بناء پر غربت کا خوف نہ کھاؤ کہ اگر مشرکین نہیں آئیں گے تو تمہیں تجارتوں میں کمی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمہیں مالدار کردے گا۔یعنی یہی مشرکین مسلمان ہوجائیں گے اور پھر ہر علاقہ سے آئیں گے اور حج کے ساتھ ساتھ تجارتیں بھی بڑھیں گی۔چنانچہ کچھ عرصہ بعد ہی عربوں کی ایک بہت بڑی تعداد مسلمان ہوگئی اور حج کے موقعہ پرپھر اُسی طرح میلے اور بازار سجنے لگے۔

حدیث سے تائید

بخاری کتاب الحج باب لایطُوفُ بالبیتِ عُریانٌ ولا یَحُجُّ مُشرِکٌ میں حضرت ابوہریرۃؓ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:

أَنَّ أبا بَکْرٍ الصِّدِیقَ ؓ بَعَثَہُ فِی الحَجَّۃِ الَّتِی أَمَّرَہُ عَلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَبْلَ حَجَّۃِ الوَدَاعِ، فِی رَھْطٍ یُؤَذِّنُ فِی النَّاسِ: أن لَا یَحُجَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِکٌ وَلَا یَطُوْفُ بِالبَیْتِ عُریَانٌ

نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے سال حضرت ابو بکر صدیقؓ کو امیر حج بنا کر بھیجا تھا۔اس سال لوگوں میں یہ اعلان کردیا گیا تھا کہ اس سال کے بعد نہ تو کوئی مشرک حج کرے گا اور نہ ہی کوئی عریاں ہوکر بیت اللہ کا طواف کرے گا۔

اس روایت سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مشرکین کو محض حج کرنے سے اوردورِ جاہلیت کی بیہودہ حرکات سے منع کیا گیا تھا ورنہ ان کا مسجد الحرام میں مطلق داخلہ ممنوع نہ تھا۔بخاری کتاب التفسیر میں سورۃ التوبۃ کی تفسیر میں بھی اسی مضمون پر مشتمل دو احادیث بیان کی گئی ہیں۔ ایک اورحدیث کے مطابق کسی شخص کو بھی بیت اللہ کے طواف اور وہاں نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا جاسکتا۔

وَعَنْ جُبَیْرِ بنِ مُطعَمٍ ؓ، اَنَّ النَّبِیّ ﷺ قَالَ: ''یَا بَنِی عَبدِ مَنَافٍ! لَا تَمْنَعُوا اَحَدًا طَافَ بِھٰذَا البَیْتِ، وَ صَلّٰی اَیَّۃَ سَاعَۃٍ شَآءَ مِنْ لَیْلٍ اَو نَھَارٍ'' رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ، وَ اَبُودَاؤُدَ، وَالنِّسَآئِیُّ۔

جُبَیر بن مُطعم ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے بنی عبد مناف! تم کسی شخص کو نہ روکو جو بیتُ اللہ کا طواف اور نماز ادا کرنا چاہے رات دن میں جس وقت بھی چاہے۔''ترمذی، ابوداؤد، نسائی نے اسے روایت کیا۔
(مشکوٰۃ کتاب الصلاۃ باب اوقات النہی)

مفسرین اور فقہاء کی اس بارے میں آراء

مندرجہ ذیل جلیل القدرمفسرین، علماء و فقہاء کا عقیدہ ہے کہ غیر مسلموں کا مکہ مدینہ میں جانا ممنوع نہیں ہے۔

تفسیر طبری (ابوجعفر محمد بن جریر الطبری)

فلیس لاحد من المشرکین أن یقرب المسجد الحرام بعد عامھم بحالٍ الا صاحب الجزیۃ، أو عبد رجلٍ من المسلمین

مشرکین میں سے جزیہ دینے والے اور مسلمانوں کے غلام کے سوا کوئی مشرک بھی مسجد الحرام میں داخل نہیں ہوسکتا۔

تفسیر الکشّاف (جار اللہ الزمخشری)

فلا یحجوا، ولا یعتمروا، کما کانوا یفعلون فی الجاھلیۃ بعد حج عامھم ھذا

پس اپنے اس سال کے بعدوہ حج نہیں کریں گے اور نہ عمرہ کریں گے جس طرح وہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے۔

تفسیر الکبیر (امام فخرالدین الرازی)

قال الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: الکفار یمنعون من المسجد الحرام خاصۃ، و عند مالك: یمنعون من کل المساجد، و عند أبی حنیفۃ رحمہ اللّٰہ: لا یمنعون من المسجد الحرام ولا من سائر المساجد

شافعی کہتے ہیں کہ کفار کو صرف مسجد الحرام سے منع کیا گیاہے۔اور مالک کے نزدیک انہیں تمام مساجد سے منع کیا گیا ہے۔اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہ تو انہیں مسجد الحرام سے منع کیا گیا ہے اور نہ ہی دیگر تمام مساجد سے۔

تفسیر البیضاوی (ناصرالدین البیضاوی)

و قیل المراد بہ النھی عن الحج والعمرۃ لا عن الدخول مطلقًا و الیہ ذھب أبوحنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ

اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد صرف حج اور عمرہ سے منع کرنا ہے مطلق داخلہ سے نہیں اور ابو حنیفہؒ کا یہی مذہب ہے۔

تفسیر النّسفی (عبداللہ النسفی)

فلا یحجّوا، ولا یعتمروا، کما کانوا یفعلون فی الجاھلیۃ۔۔۔و یکون المراد من نھی القربان: النھی عن الحجّ والعمرۃ۔ و ھو مذھبنا۔ ولا یمنعون من دخول الحرم والمسجد الحرام و سائر المساجد عندنا۔ و عند الشافعی رحمہ اللّٰہ یمنعون عن المسجد الحرام خاصۃ۔و عند مالك: یمنعون منہ و من غیرہ

پس وہ حج نہیں کریں گے اور نہ ہی عمرہ، جس طرح وہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے۔۔۔اور قریب جانے سے منع کرنے سے مراد حج اور عمرہ سے منع کرناہے اور یہی ہمارا مذہب ہے۔اور ہمارے نزدیک ان کا مسجد الحرام اور دیگر تمام مساجد میں داخل ہونا منع نہیں ہے۔اور شافعیؒ کے نزدیک صرف مسجد الحرام میں جبکہ مالک کے نزدیک اس میں بھی اور دوسری تمام مساجد میں بھی داخلہ منع ہے۔

تفسیر البحر المحیط (ابو حیّان الاندلسی)

والظاھر أن النھی مختص بالمشرکین و بالمسجد الحرام، و ھذا مذھب أبی حنیفۃ، و اباح دخول الیھود والنصاری المسجد الحرام وغیرہ، و دخول عبدۃ الاوثان فی سائر المساجد، و قال الزمخشری ان معنی قولہ (فلا یقربوا المسجد الحرام) فلا یحجوا ولا یعتمروا، و یدل علیہ قول علیّ حین نادی ببراءۃ ''لا یحج بعد عامنا ھذا مشرك''

اور ظاہر ہے کہ یہ مناہی صرف مشرکین اور صرف مسجد الحرام تک مختص ہے اور یہ ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے جو یہودونصاریٰ کا مسجد الحرام اور دیگر تمام مساجد میں اور بتوں کے پجاریوں کا تمام مساجد میں داخلہ جائز قرار دیتے ہیں۔زمخشری کہتے ہیں کہ اس آیت کا معنی ہے کہ وہ حج اور عمرہ نہ کریں۔اور اس پر دلیل علیؓ کا یہ قول ہے ''اس سال کے بعد یہ مشرک حج نہیں کرے گا۔''

تفسیر جامع البیان (محمد بن عبدالرحمٰن الایجی)

منعوا من دخول الحرم، و قیل منعوا عن الحج و العمرۃ لا عن الدخول مطلقًا (بعد عامھم ھذا)

وہ حرم میں داخلہ سے منع کئے گئے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ حج اور عمرہ سے منع کئے گئے ہیں نہ کہ مطلق داخلہ سے۔

تفسیر الدرِّ منثور (امام جلال الدین السیوطی)

فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا الا ان یکون عبدًا او احدا من اھل الذمۃ

پس وہ اپنے اس سال کے بعد مسجد الحرام کے قریب نہ جائیں سوائے اس کے کہ وہ غلام ہو یا اہل ذمہ میں سے کوئی ایک۔

تفسیر ابن کثیر (حافظ عماد الدین ابن کثیر)

ولا یحج بعد العام مشرك، ولا یطوف بالبیت عریان۔

اور اس سال کے بعد مشرک حج نہیں کریں گے اور نہ ہی عریاں طواف کریں گے۔

تفسیر روح المعانی (شہاب الدین محمود الالوسی)

وبالظاھر أخذ أبوحنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذ صرف المنع عن دخول الحرم الی المنع من الحج والعمرۃ، و یؤیدہ قولہ تعالیٰ (بعد عامھم ھذا) فان تقیید النھی بذلك یدل علی اختصاص النھی عنہ بوقت من أوقات العام أی لا یحجوا ولا یعتمروا بعد حج عامھم ھذا۔۔أن الامام الاعظم یقول بالمنع عن الحج و العمرۃ و یحمل النھی علیہ ولا یمنعون من دخول المسجد الحرام و سائر المساجد عندہ۔۔۔یروی انہ لما جاء النھی شق ذلك علی المؤمنین و قالوا: من یأتینا بطعامنا و بالمتاع فأنزل اللّٰہ سبحانہ و ان خفتم عیلۃ فسوف یغنیکم اللّٰہ من فضلہ) أی عطاۂ أو تفضیلہ۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس آیت میں مشرکین کو حج اور عمرہ سے منع کیا گیا ہے اور اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس قول (ان کے اس سال کے بعد) سے ہوتی ہے۔پس اس ممانعت کو سال بہ سال ہونے والے کام سے مقید کیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں حج اور عمرہ سے منع کیا گیا ہے۔۔۔امام اعظم کے بقول انہیں حج اور عمرہ سے منع کیا گیا ہے اور مسجد الحرام اور دوسری تمام مساجد میں داخلے سے منع نہیں کیا گیا۔۔۔روایت کیا گیا ہے کہ مشرکوں پر یہ پابندی مسلمانوں پر شاق گزری اور انہوں نے کہا کہ اب ہماری خوراک اور مال و متاع کون لے کر آیا کرے گا تو اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تمہیں غربت کا خوف ہے تو اللہ تعالیٰ جلد اپنے فضل سے تمہیں غنی بنادے گا۔

تفسیر مظہری

''ائمہ احناف کا مسلک یہ ہے کہ مسجد حرام میں کفار کا داخلہ مطلقًا منع نہیں بلکہ حج اور طواف سے منع کرنا مقصود ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو حج کے موقعہ پر یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے۔ پس معلوم ہوا کہ اس نہی سے مراد حج و عمرہ سے منع کرنا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مسجد حرام میں کافر کا داخل ہونا جائز ہے اور دوسری مساجد میں بدرجہ اولیٰ جائز ہے۔ مفہوم میں مبالغہ پیدا کرنے کے لئے قریب جانے سے بھی منع کیا گیا ہے۔''

تفہیم القرآن (سیّد ابوالاعلیٰ مودودی)

''امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس سے مراد صرف یہ ہے کہ وہ حج اور عمرہ اور مراسم جاہلیت ادا کرنے لئے حدود حرم میں نہیں جاسکتے۔ امام شافعی کے نزدیک اس حکم کا منشاء یہ ہے کہ وہ مسجدحرام میں جا ہی نہیں سکتے۔اور امام مالک یہ رائے رکھتے ہیں کہ صرف مسجد حرام ہی نہیں بلکہ کسی بھی مسجد میں ان کا داخل ہونا درست نہیں۔ لیکن یہ آخری رائے درست نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے خود مسجد نبوی میں ان لوگوں کو آنے کی اجازت دی تھی۔''

تفسیر تبیان القرآن (علامہ غلام رسول سعیدی، شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

"حماد بن سلمہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان بن ابی العاص سے روایت کیا ہے کہ جب ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے ان کے لئے مسجد میں خیمہ لگوایا۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو نجس لوگ ہیں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی نجاست زمین پر نہیں لگتی ان کی نجاست ان میں ہی رہتی ہے۔ اور زہری نے سعید بن مسیّب سے روایت کیا ہے کہ ابوسفیان زمانہ کفر میں نبی ﷺ کی مسجد میں داخل ہوتا تھا البتہ ان کا مسجد حرام میں داخل ہونا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وہ (غیر ذمی مشرک) مسجد حرام کے قریب نہ ہوں۔ علامہ ابوبکر رازی کہتے ہیں کہ ثقیف کا وفد نبی ﷺ کے پاس (آٹھ ہجری میں) فتح مکہ کے بعد آیا تھا اور یہ آیت نو ہجری میں نازل ہوئی ہے جب حضرت ابوبکر صدیق امیر حج بن کر گئے تھے، نبی ﷺ نے ان کو مسجد میں ٹھہرایا اور یہ خبر دی کہ کفار کی نجاست ان کو مسجد میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتی اور ابوسفیان فتح مکہ سے پہلے صلح کی تجدید کے لئے آئے تھے وہ اس وقت مشرک تھے اور یہ آیت اس کے بعد نازل ہوئی ہے۔ اس آیت کا تقاضا صرف مسجد حرام کے قریب جانے سے ممانعت ہے اور یہ آیت کفار کو باقی مساجد میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتی۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ زید بن یثیع حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کے حکم سے ندا کی کہ حرم میں کوئی مشرک داخل نہیں ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ان الفاظ کے ساتھ روایت صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حرم میں کوئی مشرک حج کیلئے داخل نہیں ہوگا۔ کیونکہ حضرت علی سے احادیث میں یہ روایت ہے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا۔ اسی طرح حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اس حدیث میں حج کے لئے حرم میں دخول سے ممانعت ہے اور شریک سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اس سال کے بعد مشرکین مسجد حرام کے قریب نہ جائیں، البتہ کسی ضرورت کی وجہ سے غلام یا باندی مسجد حرام میں داخل ہوسکتی ہے۔" اس حدیث میں آپ نے ضرورت کی وجہ سے غلام یا باندی کا مسجد حرام میں دخول جائز قرار دیا ہے اور حج کیلئے اجازت نہیں دی، اور یہ اس پر دلیل ہے کہ آزاد ذمی بھی ضرورت کی وجہ سے مسجد حرام میں داخل ہوسکتا ہے، کیونکہ اس مسئلہ میں کسی نے بھی آزاد اور غلام میں فرق نہیں کیا اور حدیث میں غلام اور باندی کا بالخصوص اس لیے ذکر کیا ہے کہ یہ عام طور پر حج کیلئے نہیں جاتے اور امام عبدالرزاق نے سورہ توبہ کی اس آیت کی تفسیر میں یہ روایت ذکر کی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے تھے البتہ غلام یا کوئی ذمی شخص ہو تو وہ جاسکتا ہے۔"

ڈاکٹر وھبہ الزحیلی شامی حنفی عالم

"لانه لیس المراد من آیة (انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا) النھی عن دخول المسجد الحرام، و انما المراد النھی عن أن یحج المشرکون و یعتمروا کما کانوا یعملون فی الجاھلیة۔"

(الفقہ الاسلامی و ادلتہ ۔ جلد 6۔ صفحہ 534۔
مطبوعہ دارالفکر للطباعة والتوزیع والنشر۔ بدمشق)

اس آیت سے یہ مراد نہیں ہے کہ مسجد الحرام میں داخلہ منع ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ مشرکین جاہلت کے دور کی طرح حج اور عمرہ نہیں کر سکتے۔

علامہ شبلی نعمانی

"آج غیر مذہب کا کوئی شخص مکہ معظمہ نہیں جاسکتا اور یہ ایک شرعی مسئلہ خیال کیا جاتا ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں غیر مذاہب والے بے تکلف مکہ معظمہ جاتے تھے اور جب تک چاہتے تھے مقیم رہتے تھے۔ چنانچہ قاضی ابویوسف نے کتاب الخراج میں متعدد واقعات نقل کئے ہیں (کتاب الخراج صفحہ 87-97)۔ آج کل یورپ والے جو اسلام پر تنگ دلی اور وہم پرستی کا الزام لگاتے ہیں۔ اسلام کی تصویر خلفائے راشدین کے حالات کے آئینہ میں نظر آسکتی ہے۔" ("الفاروق" صفحہ 883)

سورۃ التوبۃ کی مذکورہ بالا آیتِ کریمہ کے مطالعہ اور مفسرین و فقہاء کے حوالہ جات سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ تمام غیر مسلموں کا مسجد الحرام میں مطلق داخلہ ممنوع نہیں ہے بلکہ صرف مشرکین کا اور وہ بھی محض ایام حج میں منع ہے اور انہیں جاہلیت کے دور کی حرکات کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مفسرین نے مسلمانوں کے مشرک غلام اور اہل ذمہ کے استثنیٰ کا بھی ذکر کیا ہے۔ یعنی حج کے موقع پر بھی ایک مسلمان کا مشرک غلام یا باندی اور اہل ذمہ میں شامل مشرک مسجد الحرام میں داخل ہوسکتا ہے۔ اہل سنّت کے چار عظیم الشان فقہاء کرام میں سے تین ائمہ فقہ حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام الشافعیؒ کے اقوال بھی ان تفاسیر میں نقل کئے گئے ہیں جن میں سے حضرت امام ابوحنیفہؒ تو مکمل طور پر مذکورہ بالا تشریح کی تائید فرماتے ہیں اور مسجد الحرام کے ساتھ ساتھ دیگر تمام مساجد میں بھی مشرکین کے علاوہ یہودونصاریٰ کے داخلہ کو بھی جائز ٹھہراتے ہیں، جبکہ حضرت امام الشافعیؒ مسجد الحرام کے علاوہ دیگر مساجد میں مشرکین کا داخلہ جائز سمجھتے ہیں۔ حضرت امام مالکؒ کا مؤقف اس معاملہ میں بالکل سخت ہے اور وہ مسجد الحرام سمیت کسی بھی مسجد میں مشرکین کا داخلہ جائز نہیں ٹھہراتے۔ جیسا کہ سیّد ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے لکھا ہے، حضرت امام مالکؒ کا یہ مؤقف نبی اکرم ﷺ کے عمل کے بھی خلاف ہے کیونکہ سن 9 ہجری میں اس آیت کے نزول اور حج کے موقعہ پر اس کے اعلان کے بعد سن 10 ہجری میں نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ آیا جسے مسجدِ نبوی میں ٹھہرایا گیا بلکہ انہوں نے وہاں اپنی عبادت بھی کی۔ اگر غیر مسلموں کا کسی بھی مسجد میں داخلہ منع ہوتا تو نبی اکرم ﷺ کس طرح انہیں اپنی مسجد میں ٹھہرنے اور عبادت کرنے کی اجازت دے سکتے تھے؟

مشرکوں کو حج و عمرہ کی اجازت؟

دلچسپ بات یہ ہے کہ سعودی علماء ہندوپاک کے اہلحدیث فرقہ کی ہمنوائی میں سنّی بریلوی فرقہ پر قبر پرستی اور فوت شدہ اولیاء اللہ سے استمداد کا الزام لگاتے ہوئے اسے کھلم کھلا مشرک اور کافرقرار دے چکے ہیں اور اسی طرح یاعلی مدد کہنے اور دیگر عقائد کی بناء پر شیعہ حضرات پر بھی کفروشرک کے فتاویٰ جاری کرچکے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود سعودی حکومت کی طرف سے سنّی بریلوی اور شیعہ فرقہ پر مکہ مدینہ جانے اور حج و عمرہ کرنے پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جاتی۔ ہندوپاک کے اہلحدیث علماء نے بھی سنّی بریلوی اور شیعہ فرقہ کے خلاف کفروشرک کے شدید فتاویٰ جاری کرنے اورمخالفانہ کتابیں لکھنے کے باوجود آج تک سعودی حکومت سے، جن کے وہ نہایت منظورِ نظر اور وظیفہ خوار ہیں، کبھی یہ مطالبہ نہیں کیا کہ قرآنِ کریم کی اس آیتِ کریمہ کی رو سے سنّی بریلوی اور شیعہ حضرات کا مکہ مدینہ میں داخلہ بند کیا جائے۔ یہ طرزِ عمل نہ صرف ہندوپاک کے اہلحدیث علماء اور سعودی علماء کے قول و فعل سعودی حکومت اور علماء کے تضاد کی نشاندہی کرتا ہے بلکہ ان کی طرف سے قرآنِ کریم کے حکم کی کھلم کھلا خلاف ورزی بھی ظاہر کرتا ہے کہ جن فرقوں کو وہ مشرک اور کافر سمجھتے ہیں انہیں مسجد الحرام میں حج اور عمرہ کے موقع پر داخل ہونے سے منع نہیں کرتے۔ یا تو سنّی بریلوی اور شیعہ فرقہ پر مکہ مدینہ داخل ہونے اور حج و عمرہ کرنے پر پابندی لگائی جائے یا ان کے خلاف کفروشرک کے فتاویٰ واپس لئے جائیں اور آئندہ ایسے فتاویٰ جاری کرنے پر پابندی لگائی جائے۔ یہ تو اہلحدیث اور سلفی یا وہابی سعودی علماء کا حال ہے۔ لیکن افسوسناک اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ غیر مقلدین اہلحدیث فرقہ کے علاوہ ہندوپاک کے دیوبندی علماء نے، جوفقہ حنفی کے پیروکار اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہونے کے دعویدار ہیں، یہ جانتے ہوئے بھی کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ مسجدالحرام سمیت تمام مساجدمیں غیر مسلموں کے داخلہ کو یکسر جائز سمجھتے ہیں، نہ صرف یہ کہ غیر مسلموں پرسعودی حکومت کی اس پابندی کے متعلق مجرمانہ خاموشی اختیار کررکھی ہے بلکہ اپنے امام کے برخلاف وہ اس پابندی کے حامی اور مؤید ہیں۔

ان تمام مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پرثابت ہوا کہ تمام عالمین کے لئے باعثِ برکت اور منبعِ رُشد و ہدایت مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں داخلہ کے لئے کسی غیر مسلم پر اسلام نے ہر گز کوئی پابندی عائد نہیں کی اور یہ دونوں مقدس مقامات تمام انسانوں کے لئے کھلے ہونے چاہئیں۔

پاکیزگی وباؤں سے بچنے کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں اور اپنی بدروؤں کو گندہ نہیں ہونے دیتے اور کپڑوں کو دھوتے رہتے ہیں اور خلال کرتے اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں اور بدبو اور عفونت سے پرہیز کرتے ہیں وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچتے رہتے ہیں۔ پس گویا وہ اس طرح یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ کے وعدے سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں لیکن جو لوگ طہارت ظاہری کی پرواہ نہیں رکھتے آخر کبھی نہ کبھی وہ پیچ میں پھنس جاتے ہیں اور خطرناک بیماریاں ان کو آ پکڑتی ہیں۔"

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 ص 337)

ایم ٹی اے دیکھنے کی ترغیب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں فاصلوں کی دوری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے۔ اس لئے میرے خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں..... یہ خطبات وقت کی ضرورت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس لئے اپنے آپ کو ان سے ضرور جوڑیں تاکہ دنیا میں ہر جگہ احمدیت کی تعلیم کی جو اکائی ہے اس کا دنیا کو پتہ لگ سکے۔" (الفضل انٹرنیشنل 18 تا 24 اکتوبر 2013ء)

شہزاد اکبر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا مقام

حضرت ملک غلام فریدؓ ایم اے کا بیان ہے کہ

’’ایک دن حضرت میر محمد اسحاقؓ قادیان میں بک ڈپو کے پاس کھڑے ہوئے تھے مجھے دیکھ کر حضرت میر صاحب نے فرمایا۔ ملک صاحب میں آپ کو ایک روایت سناتا ہوں اس کو آپ یاد رکھیں۔ اس کے بعد فرمایا :

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بیمار ہو گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میری یہ ڈیوٹی لگائی کہ جب آپؑ حضرت مولوی صاحبؓ کو دیکھنے تشریف لے جائیں تو میں آپؑ کے ساتھ جایا کروں ایک دن حضرت مولوی صاحبؓ کی طبیعت کچھ زیادہ ناساز تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسب معمول آپؓ کو دیکھنے کے لئے ان سیڑھیوں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کے اوپر کے حصہ سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ کے مکان کے صحن میں اُترتی ہیں حضرت مولوی صاحب کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے میں حضور کے ساتھ تھا۔ جب ڈاکٹروں نے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی حضرت مولوی صاحب کو دیکھ لیا تو حضورؑ نے باہر تشریف لاکر ٹہلنا شروع کر دیا اس وقت حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدینؓ نے آپ پر چھتری سے سایہ کیا ہوا تھا حضورؑ کچھ دیر ٹہلتے رہے اور پھر انہیں سیڑھیوں کے ذریعہ اوپر تشریف لے گئے میں بھی حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ چلا گیا۔اپنے مکان میں تشریف لاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک الماری میں سے کچھ دوائیں نکالیں اور حضرت اماں جانؓ کے دالان میں ہی زمین پر بیٹھ گئے اور ان دواؤں میں سے کچھ دوائیں نکال نکال کر کاغذ کے ٹکڑوں پر رکھنی شروع کر دیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فکرمندی کو دیکھ کر حضرت اماں جانؓ بھی آ کر حضورؑ کے پاس بیٹھ گئیں اور جیسے کوئی کسی کو تسلی دیتا ہے اس طرح سے آپؓ نے حضورؑ سے کلام کرنا شروع کر دیا کہ جماعت کے بڑے بڑے عالم فوت ہو رہے ہیں حضرت مولوی برہان الدینؓ جہلمی فوت ہوگئے مولوی عبدالکریمؓ بھی فوت ہو گئے خدا تعالیٰ مولوی صاحب کو صحت دے۔ حضرت اماں جانؓ کی باتیں سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

’’یہ شخص ہزار عبدالکریم کے برابر ہے‘‘

اتنی روایت سنا کر حضرت میر صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ ملک صاحب اس فقرے کو یاد رکھیں بالکل یہی الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائے تھے خاکسار کے استفسار پر ملک صاحب موصوف نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیماری کا یہ واقعہ غالباً 1907ء کا ہے۔

(حیات نور۔ حضرت عبد القادر سابق سوداگر مل 298تا 299)

زبیر خلیل خان۔جرمنی

کیا تیسری عالمی جنگ کا خطرہ بڑھ رہا ہے؟

گزشتہ سات دہائیوں کے بعد موجودہ صدر امریکہ کو آخر خیال آ ہی گیا اور دوسری عالمگیر جنگ کے 71سال بعد وہ جاپان کے شہر ہیرو شیما گئے اور دوسری عالمگیر جنگ کے دوران امریکہ نے اس شہر پر جو ایٹم بم برسائے تھے اور اس کے نتیجہ میں جو تباہی پھیلی تھی اس کا از خود مشاہدہ کیا اور اس امر کا جائزہ بھی لیا کہ آئندہ دنیا کو ایٹمی تباہی سے کیسے بچایا جا سکتا ہے۔ وہ ایٹم بم جو ہیرو شیما شہر پر برسائے گئے تھے اگران کاموجودہ دور کے ایٹم بموں سے مقابلہ کیا جاے تو اگر برسائے گئے ایٹم بم شہر نیست و نابود کرنے کی طاقت رکھتے تھے تو موجودہ ایٹم بم یقینی طور پر ایک پوری انسانی تہذیب اور تمدن کو نیست و نابود کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ مشہور سائنسدان آئن سٹائن نے ایک مرتبہ تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ اسے یہ تو علم نہیں کہ تیسری عالمگیر جنگ کس طرز پر لڑی جائے گی لیکن اتنا ضرور علم ہے کہ چوتھی عالمگیر جنگ پتھر کے دور کی یاد تازہ کر دے گی۔ اس کے اس تبصرہ سے صاف ظاہر ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ جو لازما ایٹمی جنگ ہو گی بنی نوع انسان کو کس ہولناک تباہی سے دوچار کرے گی کہ دنیا پتھر کے دور میں واپس چلی جائے گی۔

دوسری عالمی جنگ کے بعد سے ہی دنیا کی بڑی طاقتیں اس سعی میں ہیں کہ ایٹمی ہتھیاروں کو قابو میں رکھا جا سکے۔اس وقت نو ممالک کے پاس ایٹمی ہتھیاروں کا ذخیرہ ہے۔اور دنیا میں دہشت گردی کی لہر کے پیش نظر یہ خطرہ ہر وقت سر پر منڈلاتا رہتا ہے کہ کہیں یہ مہلک ہتھیار دہشت گردوں کے ہاتھ نہ لگ جائیں۔ عالمی ایٹمی ماہر Mr Waren Buffet کے مطابق ہر آنے والے ایک سال میں کسی غلطی یا اور کسی وجہ سے ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کئے جانے کا10%رسک ہے اور اگر یہ رسک آئندہ پچاس سالوں میں اسی طرح رہتا ہے تو آنے والے پچاس سالوں میں کسی حادثہ یا غلط وارننگ کی بنا پر ایٹمی ہتھیاروں کے probable استعمال کا99.5% چانس بن رہا ہے۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق امریکہ اور روس نے اپنے ایٹمی ہتھیاروں کو مختلف جگہوں پر نصب کر رکھا ہے جو کسی بھی حادثہ یا غلط وارننگ کی بنا پر ایک لمحہ کے نوٹس پر فائر کئے جا سکتے ہیں اور دنیا بھر میں لامتناہی تباہی پھیلا سکتے ہیں۔چند دہائیوں قبل امریکہ اور روس میں ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کے بارہ میں تسلسل سے روابط اور مذاکرات کئے جاتے تھے جو کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ختم ہو چکے ہیں اور اس وقت دونوں ممالک میں شدید تناؤ کی صورتحال ہے۔ جو کسی بھی ایٹمی حادثہ کا باعث بن سکتی ہے۔ایک جائزہ کے مطابق اس وقت دنیا کے 24 ممالک میں Highly Enriched Uranium & Plutonium کی بہت بڑی مقدار موجود ہے جو کہ کئی ہزار ایٹم بم بنا نے کے لئے کافی ہے اور اس وقت عالمی سطح پر کوئی ایسا مؤثر نظام موجود نہیں ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں موجود اس خوفناک مواد کے استعمال پر کڑی نظر رکھی جا سکے۔ اسی طرح ایٹمی ہتھیاروں کے حامل موجود ممالک کے علاوہ کئی دوسرے ممالک بھی ایٹمی ہتھیاروں کے حصول کی دوڑ میں شامل ہونے کے لیے کاوشیں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ایٹمی ہتھیاروں کے حصول کی آرزو ایک انتہائی خطرناک خواہش ہے جو دنیا کو دن بدن تباہی کے دہانے کی طرف لے جارہی ہے۔ ایران کو ایٹمی ہتھیاروں کے حصول سے روکنے کی کاوش کو حوصلہ افزا کاوش کہا جا سکتا ہے اور امید کی جا سکتی ہے کہ معاہدہ کے تمام اسٹیک ہولڈر اس کو کامیاب بنائیں گے۔ ایٹمی ہتھیاروں سے لیس شمالی کوریا ایک ایسا ملک ہے جس کے بارہ میں دنیا بھر میں شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں۔ اس ملک کے ساتھ چین جاپان اور جنوبی کوریا کے کسی نہ کسی حد تک ورکنگ تعلقات ہیں لہٰذا ان ممالک کو کوشش کر کے شمالی کوریا کو بھی مذاکرات کی ٹیبل پر لانا چاہئے تاکہ دنیا کو درپیش ایٹمی جنگ کے خطرات کو کم کیا جا سکے۔

امریکہ اور روس کے حالات اس وقت سب سے زیادہ خطرہ کی علامت بنے ہوئے ہیں۔ اور کسی وقت بھی دنیا کو تیسری عالمی جنگ میں دھکیل سکتے ہیں۔ دنیا کے ایٹمی ہتھیاروں کا 90% ذخیرہ ان دونوں ممالک کے کنڑول میں ہے۔ Strategic Interest کسی غلط فہمی،غلط وارننگ یا کسی اور وجہ سے اگر ان دو ممالک میں سے کسی ایک نے غلطی کر دی تو دنیا کا بیشتر حصہ چند لمحوں کے اندر اندر پتھر کے زمانہ میں واپس چلا جاے گا۔ اب اس وقت کے حکمران جو ان خطرناک ہتھیاروں کے ذخیرہ کو کنڑول کر رہے ہیں ان کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ مل بیٹھ کر دیانت داری سے بات چیت کریں تاکہ دنیا پر تیسری عالمی ایٹمی جنگ کے منڈلاتے ان خطرات کو ٹالا جا سکے۔

مبشر خواب

مکرم مولانا محمد صدیق امرتسری سابق مربی سیرالیون مغربی افریقہ لکھتے ہیں کہ سیرالیون کے ایک پیراماؤنٹ چیف وانڈی کالون کی ہدایت اور رہنمائی کا باعث ان کے دو مبشر خواب تھے۔ وہ اپنے ایک خط میں اپنے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

’’احمدیت پر غوروفکر کرنے کے دوران جبکہ میں اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور رہنمائی حاصل کرنے کیلئے ایک لمبا عرصہ اس کے حضور خاص توجہ سے دعائیں اور استخارہ کر رہاتھا تو ایک مرتبہ میں نے رویا دیکھا کہ گویا بوقت شب میں ایک بہت سے مختلف درختوں والے وسیع وعریض میدان میں کھڑا ہوں میرے بالکل سامنے ایک بہت بڑا درخت ہے جس کی ہر شاخ چودھویں کے چاند کی چاندنی سے منور ہے جبکہ مکمل چاند کی ٹکیہ درخت کے عین پیچھے افق سے ابھرتی ہوئی مجھے نظر آرہی ہے اس کی نورانی روشنی اور کرنیں درخت کے پتوں کے درمیان سے چھن چھن کر مجھ تک پہنچ رہی ہیں۔

اسی دوران مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جیسے چاند کی وہ کرنیں بڑے رازدارانہ انداز میں مجھے اشارے کر رہی ہیں کہ میں صرف اس سامنے والے درخت کے سایہ تلے جا کرپناہ لوں کیونکہ دوسرے سب درخت پائیدار نہیں ہیں اور عنقریب سوکھ کر هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ہو جائیں گے۔ اس پر رؤیا میں ہی میں جلدی سے اس درخت کی طرف چل پڑا اور اس کے نیچے جا کر پناہ لے لی۔ عالم رویا میں یہ نظارہ مجھے اس قدر حسین مسرت آمیز اور بابرکت لگا کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔

اس کے بعد جب میری آنکھ کھلی تو میری یہ کیفیت تھی کہ مجھے کامل یقین ہو گیا کہ احمدیت کے سب دعاوی اور نظریات خالص دینی ہیں اور سچائی اور حقیقت پر مبنی ہیں اس لئے مجھے بلاتاخیر فوراً اس الٰہی جماعت میں شامل ہو جانا چاہئے۔ چنانچہ اس بشارت کی بناء پر پھر میں نے نہایت جلد بیعت کرکے جماعت میں شامل ہونے کا شرف حاصل کرلیا۔‘‘

(الفضل 23۔اپریل 1978ء)

محمد سلطان ظفر۔کینیڈا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی پُرشفقت یادیں

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت کے بلامبالغہ ہزار ہا پہلوہیں جن کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ ان کی شخصیت کا ایک پہلو ہزار ہا احمدیوں سے ان کا ذاتی، قلبی تعلق اور رشتہ ہے۔ اسی حوالے سے، ایک عام انسان ہونے کے ناطے پیارے آقا کی شفقت و محبت کا جو میں متبرک حصہ سمیٹ سکا ہوں ان میں سے صرف چند واقعات پیش کرتا ہوں۔

آپؒ کا احمدنگر میں فارم اس سڑک کے اختتام پر ہے جس پر ہماری دکانیں اور گھر واقع ہیں ۔ اگرچہ یہ راستہ آپؒ کا روزانہ کا معمول تو نہیں تھا مگر چونکہ اس وقت احمدنگر میں یہی مین بازار تھا لہٰذا یہاں بھی اکثر آیا کرتے تھے اور ہم سے بھی ملاقات ہوجاتی تھی۔

حضورؒ کا پہلا دیدار اس وقت ہوا جب 1977ء میں سیلاب کے بعد بعض گہرے کھیتوں میں دریا کی مچھلیاں رہ گئیں تو آپ ان کے شکار کے لئے اپنی بچیوں کے ساتھ احمدنگر تشریف لائے ۔ مغرب کی سمت واقع، تالاب بنے، کھیتوں کے کنارے آپ نے نشست کا اہتمام کیا اور بے شمار بچے اور بڑے آپ کو دیکھنے کے لئے جمع ہوگئے ، جن میں خاکسار بھی شامل تھا۔

آپؒ کے دورِ خلافت سے پہلے کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ شدید گرمی کے موسم میں ، میں اور میرے بھائی حسب معمول بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ آپؒ کا گزر وہاں سے ہوا۔ ہم سب نے آپ کو سلام کیا ، آپؒ نے اس کا جواب دیا۔ اس کے چند دن کے بعد جب ہماری والدہ صاحبہ ہومیوپیتھک دوائی لینے کے لئے دفاتر وقف جدید میں واقع کلینک پر گئیں تو حضور نے والدہ صاحبہ کوفرمایا کہ میں نے آپ کے بچوں کو شدید گرمی میں ننگے سر کھیلتے ہوئے دیکھا تھا۔ ان کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے لہٰذا آپ ان کو گرمی میں باہر کھیلنے سے منع کردیں ۔

میرے بڑے بھائی مکرم محمد منور ظفر (حال ، ٹورانٹو) ہمارے گھر کے پاس ہی گورنمنٹ اسکول احمدنگر میں ساتویں جماعت کے طالب علم تھے کہ ان کے دل میں سمایا کہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ میں داخلہ لینا چاہئے۔ ہماری والدہ صاحبہ رضامند نہ ہوئیں مگر بھائی صاحب کا اصرار بڑھتا گیا۔ اس پر ایک دن ہماری والدہ صاحبہ ، بھائی کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے پاس لے گئیں اور ان سے کہا کہ یہ ربوہ میں داخل ہونا چاہتاہے جبکہ ہمارے گھر کے سامنے اسکول ہے۔ آپ اسے سمجھائیں کہ احمدنگر میں ہی پڑھتا رہے۔ یہ بات سن کرحضرت صاحبؒ مسکرائے اور کہا اگر آپ کا بیٹا ربوہ میں پڑھنا چاہتا ہے تویہ بہت اچھی بات ہے۔ پھر بھائی سے مخاطب ہوکر کہا کہ تم کل میرے پاس آنا۔ اگلے دن میرے بھائی ان کے پاس گئے تو میاں صاحب نے آپ کو اپنے سائیکل پر بٹھایا اور پہلے کتابیں خریدیں ، پھر درزی کو یونیفارم کاآرڈر دیا اور پھرخودہی اسکول لے جاکر داخل کروایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت کے بعد خاکسار آپ کے دو خطباتِ جمعہ اور چار مجالس ہائے عرفان میں شامل ہوا تاہم ان سے میری واحد انفرادی ملاقات 26جون 1997کو ،احمدیہ مشن ہاؤس، ٹورانٹو کینیڈا میں ہوئی۔ اہلیہ کے ہمراہ ملاقات کے لئے کمرے میں داخل ہوااورسلام کیا، پیارے آقا سے ازراہِ شفقت معانقہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ میں نے آپ کا دست مبارک دونوں ہاتھوں میں پکڑ کرمصافحہ کیا۔ میری اہلیہ نے بھی آپؒ کو سلام کیا اور آپ نے ان کو جواب دیا۔ پھر حضورؒ نے بیٹھتے ہوئے ہمیں بھی اپنے سامنے بیٹھنے کی دعوت دی ۔ اور فرمایا ”جی! اپنا تعارف تو کروائیں۔“ میں نے عرض کیا کہ میں ماسٹر محمد عیسیٰ ظفر مرحوم کا بیٹا ہوں۔حضورؒ نے فوراً کہا ”پھر تو احمدنگری ہو۔“ حضور کی یادداشت کے بارہ میں بےشمار دفعہ سنا تھا اب ذاتی تجربہ بھی ہوگیاکیونکہ میرے والد صاحب فروری 1978ء میں وفات پاگئے تھے اوراب تقریباً 20 سال کے بعد ایک وفات شدہ شخص کا نام، اس کے رہائشی گاؤں کے نام کے ساتھ یاد رکھنا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔ اور ایسا صرف وہی کرسکتا ہے جس کا دوسرے کے ساتھ دلی رشتہ ہو۔ اور میرے پیارے آقا کا تو ہر ایک کے ساتھ دلی رشتہ تھا۔ میں نے حضورؒ کی بات کا جواب دیتے ہوئے عرض کیا کہ جی حضور اور چونکہ آپ کا ڈیرہ ہمارے گھر کے پاس ہے اس لئے آپ کا ہمسایہ بھی ہوں۔ میں نے مزید کہا کہ حضور میں ابھی حال ہی میں پاکستان سے آیا ہوں اور آپ کے ڈیرہ سے ہوکر آیا ہوں۔ وہاں پر بہت ہی خوبصورت ریسٹ ہاؤس تعمیر ہورہا ہے۔ آپ اس وقت ہمارے لئے دراز سے چاکلیٹ نکال رہے تھے، رک گئے اور بڑے ہی اشتیاق سے پوچھنے لگے۔ ”تم نے دیکھا ہے؟“ میں نے کہا جی حضور۔ اس کے بعد حضور نے پوری تفصیل پوچھی اور دو تین دفعہ پوچھا کہ ریسٹ ہاؤس اچھا ہے؟ خوبصورت ہے؟ تم خود دیکھ کر آئے ہو؟ میں نے جواب دینے کے بعد کہا کہ حضور ، لوگ اس ریسٹ ہاؤس کی تعمیر کو آپ کی پاکستان واپسی کا پیش خیمہ سمجھ رہے ہیں۔ حضورؒ نے فرمایا ”اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔“

اس کے بعد حضور نے ازرہ شفقت دو چاکلیٹ دیئے اور پھر ساتھ ہی کہنے لگے کہ ”تم لوگ تو شادی شدہ ہو ۔ تم کو تو چاکلیٹ نہیں دینے تھے۔“ میں نے عرض کیا کہ حضور پہلی بات تو یہ ہے کہ بڑے عرصہ سے آپ کے چاکلیٹ پر نظر تھی مگر کبھی موقع ہی نہیں ملا۔ دوسری بات یہ کہ گزشتہ سال میری اہلیہ نے آپ سے حاصل کردہ چاکلیٹ میں سے کچھ حصہ مجھے بھجوایا تھا جو مجھے نہیں مل سکا اس لئے میں نے تو آپ سے خود درخواست کرنا تھی کہ مجھے چاکلیٹ دیں۔ یہ بات سن کر آپؒ مسکرا دیئے اور فرمانے لگے ”اچھا ٹھیک ہے۔“ پھر آپ نے میری اہلیہ سے ان کے والد صاحب کا نام پوچھا۔ ان کا تعارف مکمل ہونے کے بعد حضورؒ نے سرخ اور سلور رنگ کے دو نہایت خوبصورت اور قیمتی پین (pen) نکالے۔ سرخ رنگ کا پین اوپر کرتے ہوئے کہنے لگے کہ ”دلہنوں کو سرخ رنگ اچھے لگتے ہیں لہٰذا ایسا کرتے ہیں کہ سرخ پین تمہاری دلہن کو دے دیتے ہیں اور دوسرا تمہیں۔ یہ تحفے تم لوگوں کو یہ ملاقات یاد رکھائیں گے۔“ ہم نے بصد خوشی ، تحفے وصول کئے ۔ میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے حضورؒ سے عرض کیا کہ حضور آپؒ سے ملاقات تو ہمیں ہرحال میں یاد رہے گی۔ اس بعد میں نے اپنی والدہ صاحبہ کی وفات کے بارہ میں بتایا تو آپؒ نے ان کی وفات پر بہت دکھ اور افسوس کا اظہارکیا۔ بعد ازاں اپنے بڑے بھائی صاحب کا ایک خط حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے چند ہدایات زبانی فرمائیں اور تفصیلی جواب بعد میں بھجوانے کا کہا۔ چند رشتہ داروں کی بابت بھی بات ہوئی۔ آپؒ نے سب کے لئے دعا کی درخواست قبول فرمائی۔اور فوٹوگرافر کو بلوا کر ہمارے ساتھ تصویر بنوائی۔ میں نے درخواست کی کہ دوستوں کے لئے حضور کے ساتھ ایک الگ تصویر بھی بنوانا چاہتا ہوں۔ آپ نے کمال شفقت سے اجازت دے دی۔ پھر آپ دوبارہ میری اہلیہ سے ان کے والدین کے متعلق پوچھنے لگے اور فرمایا ”ان کے ساتھ میری ملاقات گزشتہ سال ہوئی تھی۔“ اس کے بعد وقتِ جدائی تھا۔ آپؒ سے ایک بارپھر مصافحہ کیا اور ہاتھ کو تین باربوسہ دیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہتے ہوئے رخصت ہوئے ۔ آپ سے بظاہر تو وہ آخری ملاقات تھی لیکن وہ کون سا دن ہے اور کون سا لمحہ ہے جب حضورؒ ہمارے دل سے دور ہوئے ہیں؟

ایک خطبہ جمعہ میں آپ نے حضرت عبداللہ سنوریؓ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایاکہ ”ان کے ذریعہ غوث گڑھ میں جن لوگوں نے احمدیت قبول کی ان کو میں جانتا تو نہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ ان کی نسلیں پوری دنیا میں پھیل چکی ہوں گی۔“ یہ فقرہ کسی عام مقرر کا ہوتا تو ہم اسے جوش خطابت سے تعبیر کرتے لیکن یہ فقرہ اس شخص کا تھا جس کا ایمان اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور سنت پر اپنی جان سے بھی زیادہ تھا۔ چونکہ میں،غوث گڑھ (انڈیا) کے اس وقت ایک، احمدی ہونے والے رہائشی محمد یوسف کو جانتا تھا لہٰذا میں نے فوراً جائزہ لیا کہ ان کے نسل کے لوگ اب کہاں ہیں۔ اور نتیجہ یہ نکلاکہ ان کے پوتے اور پوتیاں اور نواسے اور نواسیاں، آسٹریلیا ، جرمنی، ناروے ، بیلجئم، فلپائن ، انگلینڈ ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات ، امریکہ اور کینیڈا میں حضورؒ کے الفاظ کی سچائی کے ثبوت کے طور پر موجود ہیں، اور خاکسار بھی انہی میں سے ایک ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپؒ کے تمام احکامات، ہدایات اور نصائع کو احسن طریقہ سے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے ۔ یہی وہ طریقہ ہے جس سے ہم اپنی وفا کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنے اور اپنے پیارے رسول ﷺ کے قرب میں نمایاں مقام عطا فرمائے ۔ آمین ۔

ماخوذ

قرنطینہ کے معانی اور کرونا کے خلاف حفاظتی تدابیر

بی بی سی نیوز نے قرنطینہ اور کرونا کے خلاف حفاظتی تدابیر پر سوال و جواب کی صورت میں ایک معلومات افزاء مضمون دیا ہے قارئین کے استفادہ کے لئے پیش ہے۔ایڈیٹر

قرنطینہ کے معانی

بحری مسافروں کی میعادی بندش والی صحت گاہ کو قرنطینہ کہتے ہیں۔ یہاں مسافروں کی تشخیص کی جاتی اور حفاظتی ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔ قرنطینہ کے قریب قریب یہ الفاظ ہیں۔

قرن:۔ اس کے معنے ہیں۔سینگ، لمبے سینگوں والا جانور، انسان اور شیطان کے سر کا کنارہ (جہاں جانور کا سینگ ہوتا ہے)، قوم کا سردار، تلوار یا چھلکے کی دھار، سورج کی پہلی کرن، پہاڑ یا ٹیلے کی چوٹی، ٹڈی کے سر کا بال (جو دو ہوتے ہیں)، لوبیے وغیرہ کا غلاف، پھلی (جس میں بیج یا دانے ہوتے ہیں)، صاف چکنا پتھر جس پر کوئی نشان نہ ہو، دوڑ کا ایک پھیرا، چکر۔ عدا الفرس قرنا اوقرنین فعرق یعنی گھوڑے نے ایک یا دو ہی چکر لگائے تھے کہ اسے پسینہ آگیا، سوسال کا عرصہ، صدی، ایک صدی کے لوگ، نسل، عورت کی زلف، زمانہ، امراۃ قرن بہادری میں ٹکر کی عورت، وحید القرن گینڈا (اس کا ایک ہی سینگ ہوتا ہے)۔

قرنفل:۔ لونگ ۔ واحد : قرنفلہ ۔

کورونا وائرس (Coronavirus)سے متعلق چند بنیادی سوالات اور ان کے جواب

دنیا میں جیسے جیسے کووڈCovid-19نامی کوروناوائرس سے متاثرہ ممالک کی تعداد بڑھتی جارہی ہے عام آدمی کے ذہن میں اس بیماری کے بارے میں نت نئے سوالات جنم لے رہے ہیں۔ دنیا بھر میں کوروناوائرس سے اب تک ایک لاکھ اٹھارہ ہزار سے زائد افراد متاثر ہو چکے ہیں۔ یورپی ممالک میں کور و ناو ائر س کے مریضوں کی تعداد 16 ہزار سے تجاوز کر گیا ہے۔ یہ مرض اب تک پاکستان سمیت دنیا کے 110سے زائد ممالک میں پھیل چکا ہے اور اسے عالمی صحت کے حوالے سے ایمر جنسی قرار دیاگیا ہے۔ جیسا کہ یہ وائرس کھانسی کے ذریعہ انسان سے انسان میں منتقل ہوتا ہے لہٰذا یہ ضروری ہے کہ الکوحل سے بنے ہیڈ سینیٹائزر یا گرم پانی اور صابن سے بار بار ہاتھ دھوئیں اور چہرے کو بار بار چھونے سے اجتناب کریں۔ اس کے علاوہ آپ کو کسی بھی ایسے شخص سے رابطے سے گریز کرناچاہئے جسے کھانسی، زکام یابخار کی شکایت ہو۔ جو بھی شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ کورونا وائرس سے متاثر ہے اسے فوراً اپنے معالج سے رابطہ کرنا چاہئے۔

کیا کسی پبلک سوئمنگ پول میں تیرنا محفوظ ہے؟

بیشتر پبلک سوئمنگ پولز کے پانی میں کلورین ہوتا ہےوہ ایک ایسا کیمیکل ہے جو وائرس کو مار سکتا ہے۔ لہٰذا جب تک اس میں مناسب طریقے اور مقدار کی کلورین شامل ہے سوئمنگ پول کو استعمال کرنا محفوظ ہوناچاہئے۔ البتہ آپ پھر بھی کسی متاثرہ شخص سے وائرس پکڑ سکتے ہیں اگر وہ سطحوں کو آلودہ کرتے ہیں، جیسے کپڑے تبدیل کرنے کی جگہ یا عمارت کے دروازوں کے ہینڈلز وغیرہ۔ اور اگر وائرس سے متاثرہ شخص وہاں موجود ہوں تو وہ قریبی رابطے میں آنے کی صورت میں کھانسی اور چھینک کے ذریعہ بھی وائرس دوسروں میں منتقل کر سکتا ہے۔ کورونا وائرس سے بچنے اور اس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے بہت سارے دیگر طریقے موجود ہیں۔

کیا صحت مند معذور افراد میں کورونا وائرس سے مرنے کا خطرہ زیادہ ہے؟

کورونا وائرس سے زیادہ متاثر ہونے کا خطرہ بزرگ افراد یا پہلے سے بیمار افراد میں زیادہ ہوتا ہے۔ ان بیماریوں میں دل کے امراض، ذیابیطس اور پھیپھڑوں کی بیماریاں شامل ہیں۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ معذور افراد جو دوسری صورت میں صحتمند ہیں اور جو مثال کے طور پر سانس کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہے ان میں کور و ناوائرس سے ہلاکت کا خطرہ زیادہ ہے۔

کیایہ وائرس کرنسی نوٹوں اور سکوں سے پھیل سکتا ہے؟

چینی حکومت نے کہا ہے کہ کورونا وائرس کے پھیلاؤ کو کم کرنے کے لئے تمام بینکوں کے ذریعہ موصول ہونے والی نقد رقم کو صارفین کو جاری کرنے سے پہلے اس کو سٹرلائز (sterilize) یعنی جراثیم سے پاک کرناچاہئے۔ کرنسی کے متبادل کے طور پر کارڈز کا استعمال کرنے سے اس وائرس سے متاثر ہونے کا خطرہ کم کیا جاسکتا ہے تاہم ان کارڈز سے بھی جراثیم اور وائرس لگ سکتے ہیں۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ کرنسی نوٹ یا اس کے استعمال کرنے کے بعد اچھی طرح ہاتھ دھونے چاہئیں۔

کورونا وائرس سے بچوں کو کتنا خطرہ ہے؟

چین کے اعداد و شمار کے مطابق عام طور پر بچوں کو کوروناوائرس نے نسبتاً بہت کم متاثر کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ انفیکشن کا خاتمہ کرنے کے قابل ہیں ان میں کوئی علامات نہیں ہیں یا صرف بہت ہی ہلکی سی علامت ظاہر ہوئی ہے جیساکہ زکام۔ تاہم، دمہ جیسی بنیادی پھیپھڑوں کی بیماری میں مبتلا بچوں کو زیادہ محتاط رہناپڑتا ہے کیونکہ وائرس ان پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ اگرچہ زیادہ تر بچوں کے لئے یہ کسی سانس کے دیگر انفیکشن کی طرح ہو گا اور خطرے کی کوئی وجہ نہیں ہوگی۔

مجھے کیا کرناچاہئے اگر میرے ساتھ رہنے والا خودساختہ آئسولیشن (isolation) یعنی علیحدگی اختیار کرلے؟

برطانیہ کی نیشنل ہیلتھ سروسز کا کہنا ہے ایسے افراد جو خودساختہ طور پر اپنے آپ کو الگ تھلگ رکھ رہے ہیں ایسے میں صرف ان لوگوں کو ان کے ساتھ رہنے کی اجازت دی جانی چاہئے جو پہلے سے ان کے ساتھ رہتے ہیں۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس شخص کو شک ہے کہ اسے کور وناوائرس ہے اسے گھر میں موجود دوسروں سے کم سے کم رابطہ رکھنا چاہئے۔ اگر ممکن ہو تو انہیں ایک ہی کمرے میں نہیں رہناچاہئے۔ کسی بھی مشترکہ کراکری اور کھانے کے برتنوں کو استعمال کے بعد اچھی طرح صاف کرنا چاہئےاور باتھ روم اور مشترکہ استعمال کی سطحوں کو بھی اچھی طرح صاف کرنا چاہئے۔

دمہ کے مریضوں کے لئے یہ وائرس کتنا خطرناک ہے؟

سانس کی بیماری کا شکار کرنے والے کوروناوائرس جیسے وائرس سے دمہ کی علامات بڑھ سکتی ہیں۔ دمہ کی بیماری کے حوالے سے برطانوی ادارے استھما (Asthma org UK) ایسے افراد کو جو اس وائرس سے تشویش میں مبتلا ہیں اپنے دمے کی بیماری پر قابو پانے کے لئے چند ہدایات پر عمل کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔ ان ہدایات میں ڈاکٹر کی تجویز کردہ انہیلر کا روزانہ استعمال شامل ہے۔ اس سے کور وناوائرس سمیت کسی بھی سانس کے وائرس سے دمہ کے حملے کے خطرے کو کم کرنے میں مددملتی ہے۔ اگر آپ کے دمے کی علامات کسی بھی وقت بگڑ جائیں تو فوراًاپنے معالج سے رابطہ کریں۔

اگر آپ کے کسی دفتری ساتھی کو کورونا وائرس کی وجہ سے قرنطینہ میں رکھا گیا ہے تو کیا آپ کو بھی قرنطینہ میں رہنا چاہئے؟

اس ضمن میں متعدد اداروں نے کورونا وائرس کے خلاف احتیاطی تدابیر اپناتے ہوئے عملے کو گھر سے کام کرنے کو کہا ہے۔ یہ فیصلہ ان کمپنیوں کے چند ملازمین کی متاثرہ ممالک سے واپسی کے بعد ان میں کورونا وائرس کی علامات ظاہر ہونے کے بعد کیا گیا ہے۔ لیکن برطانوی ادارے پبلک ہیلتھ انگلینڈ (PHE) کا کہنا ہے کہ عملے کو کام سے گھر بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ زیادہ تر مشتبہ کیسز کے نتائج منفی نکلتے ہیں۔ برطانوی ادارہ برائے صحت دفتروں کو بند کرنے کی سفارش نہیں کرتا ہے یہاں تک کہ اگر کوروناوائرس کا کوئی تصدیق شدہ کیس بھی ہو۔برطانوی حکام صرف ان افراد کو خود ساختہ قرنطینہ کا مشورہ دیتے ہیں۔

- جو کورونا وائرس کے ٹیسٹ کے نتائج کا انتظار کررہے ہیں۔
- جن کا تصدیق شدہ متاثرہ افراد کے ساتھ قریبی رابطہ رہاہو۔
- جنہوں نے حال ہی میں متاثرہ ممالک کا دورہ کیاہو۔

کیا ایسے افراد جن کو پہلے ہی نمونیاہو چکا ہے وہ کورونا وائرس سے متاثر ہو سکتے ہیں؟ یہ نیا کورونا وائرس بہت کم تعداد میں افراد کو نمونیہ میں مبتلا کر سکتا ہے۔ صرف ان افراد میں اس کا خطرہ موجود ہے جن کے پھیپھڑے پہلے ہی سے کمزور یا خراب ہوں۔ مگر کیونکہ یہ کورو ناو ائر س کی ایک نئ قسم ہے اور کوئی بھی اس سے محفوظ نہیں ہے اس لئے یہ نیاوائرس کسی بھی طرح کی پھیپھڑوں کی بیماری یا نمونیاکا سبب بن سکتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ کورونا وا ئرس کے خلاف ویکسین دستیاب ہونے میں ابھی 18 ماہ کا وقت لگ سکتا ہے۔

حاملہ خواتین اگر کورونا وائرس سے متاثر ہو جائیں تو ان کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے؟

سائنسدانوں کے پاس ایسی کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ یہ کہہ سکیں کہ حاملہ خواتین کو اس وائرس سے متاثر ہونے کا زیادہ خطرہ ہے۔ اپنے آپ کو وائرس سے بچانے کے لئے حفظان صحت کے آسان مشوروں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ان میں اکثر اپنے ہاتھوں کو صابن اور پانی سے اچھی طرح دھونا، اپنے چہرے، آنکھوں یا منہ کو گندے ہاتھوں سے نہ چھونا اور بیمار لوگوں سے دور رہنا شامل ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کوروناوائرس سے متاثر ہوگئے ہیں، یاکسی ایسے شخص کے ساتھ رابطے میں رہے ہیں جسے اس وائرس نے متاثر کیا یاکسی ایسے متاثرہ ملک کا سفر کیا ہو تو آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ اپنے گھر میں رہیں اور ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

کیا کوروناوائرس فلو سے زیادہ نقصان دہ ہے؟

ابھی ان دونوں بیماریوں کا براہ راست موازنہ کرنا قبل از وقت ہے۔ لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ دونوں وائرس انتہائی خطرناک ہیں۔ اوسطاً کوروناوائرس سے متاثرہ شخص دوسے تین دیگر افراد کو انفیکشن منتقل کرتے ہیں جبکہ فلو سے متاثرہ افراد اسے قریباً ایک دوسرے شخص تک پہنچاتے ہیں۔ تاہم فلو سے متاثرہ افراد دوسروں کے لئے زیادہ تیزی سے متعدی ہو جاتے

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ہیں لہٰذا دونوں وائرس آسانی سے پھیل سکتے ہیں۔

کیا یہ وائرس جنگلی حیات کے ذریعہ پھیل سکتا ہے؟

اس بات کا پتہ لگانے کی کوشش کی جارہی ہے مہلک کورونا وائرس جانوروں سے انسانوں میں کیسے منتقل ہوا اور یہ تقریباً یقینی ہے کہ چین میں کورونا وائرس کی ابتدائی وبا کسی جانور کے ذریعہ ہی شروع ہوئی تھی۔ اس نئے انفیکشن کے ابتدائی واقعات کا سراغ جنوبی چین کی سی فوڈ ہول سیل مارکیٹ سے ملتا ہے، جہاں زندہ جنگلی جانور بھی فروخت ہوئے جن میں مرغی، چگادڑ اور سانپ شامل ہیں۔ البتہ کوئی جانور اس وائرس کو انسان میں منتقل کرنے کا ذریعہ نہیں ہو سکتا ہے۔ چین سے باہر رہنے والے افراد کے لئے کسی جانور سے وائرس سے متاثر ہونے کے امکانات بہت کم ہیں۔ ہم اس وقت اس وبا کے مختلف مرحلوں پر ہیں جہاں یہ انسان سے انسان میں پھیل رہا ہے اور یہی اصل خطرہ ہے۔

کیا کورونا وائرس کھڑکی اور دروازے کے ہینڈل کو ہاتھ لگانے سے بھی پھیل سکتا ہے؟

اگر کوئی متاثرہ شخص کھانسی کرتے ہوئے اپنے ہاتھ منہ پر رکھتا ہے اور پھر کسی چیز کو ہاتھ لگاتا ہے تو وہ سطح متاثر ہو جاتی ہے۔ دروازے کے ہینڈل اس کی اچھی مثال ہیں جہاں اس وائرس کے ہونے کا امکان ہو سکتے ہیں۔ تاہم اس بات کا ابھی تک علم نہیں ہے کہ یہ نیا کورونا وائرس اس طرح کی سطحوں پر کتنی دیر تک زندہ رہ سکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کی عمر دنوں کی بجائے گھنٹوں میں ہے لیکن یہ بہتر ہے کہ آپ باقاعدگی سے ہاتھ دھوئیں تاکہ وائرس سے متاثر ہونے اور پھیلنے کا امکان کم ہو۔

کیا موسم اور درجہ حرارت کورونا اوائرس کے پھیلاؤپر اثر ڈالتا ہے؟

ہمیں ابھی اس وائرس کے متعلق بہت کچھ جاننا باقی ہے۔ یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ موسمی یا درجہ حرارت میں تبدیلی اس کے پھیلاؤ پر کوئی اثرات مرتب کریں گے یا نہیں۔ چند دیگر وائرس جیسا کے فلو موسمیاتی تبدیلی کے ساتھ اپنے اثرات مرتب کرتا ہے جیسا کہ موسم سرمامیں یہ بڑھ جاتا ہے۔ مارس اور اس طرح کے دیگر وائرس کے متعلق تحقیق یہ ظاہر کرتی ہیں کہ یہ آب و ہوا کے حالات سے متاثر ہوتے ہیں جو گرم مہینوں میں قدرے زیادہ تیزی سے پھیلتے ہیں۔

کیا آپ متاثرہ شخص کے تیار کردہ کھانے سے اس وائرس سے متاثر ہو سکتے ہیں؟

اگر کوئی کھانا کورونا وائرس سے متاثرہ شخص کا تیار کردہ ہے جو اس دوران حفظان صحت اور صفائی کا خیال نہیں رکھتاتو ممکنہ طور پر اس سے کوئی اور شخص متاثر ہوسکتا ہے۔ کوروناوائرس کھانسی کے دوران منہ پر ہاتھ رکھنے سے پھیل سکتا ہے اور اگر ایسے میں متاثرہ شخص نے ہاتھ اچھی طرح دھو کر کھانا تیار نہیں کیا تو اس کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔ لہٰذا کھانے کو چھونے اور کھانے سے قبل اچھی طرح ہاتھ دھوئیں تا کہ اس کے جراثیم کو پھیلنے سے روکا جا سکے۔

اگر آپ ایک مرتبہ کوروناوائرس سے متاثر ہو چکے ہیں تو کیا اس وائرس کے خلاف آپ کی مدافعت بڑھ جاتی ہیں؟

جب لوگ کسی انفیکشن یا بیماری سے صحت یاب ہو جاتے ہیں توان کے جسم میں اس بیماری سے دوبارہ لڑنے کی کچھ یادداشت رہ جاتی ہے۔ تاہم یہ مدافعاتی عمل ہمیشہ دیرپا یا مکمل طور پر مؤثر نہیں ہوتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں کمی بھی آسکتی ہے۔ یہ معلوم نہیں ہے کہ انفیکشن کے بعد یہ مدافعت کب تک چل سکتی ہے۔

کیا چہرے کا ماسک وائرس کے خلاف کار آمد ہے اور اسے کتنی مدت بعد تبدیل کرنا چاہئے؟

اس بارے میں بہت کم شواہد موجود ہیں کہ چہرے کے ماسک پہننے سے فرق پڑتا ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ اپنے منہ کے قریب ہاتھ لے جانے سے قبل یہ زیادہ مؤثر ہے اچھی حفظان صحت کے تحت آپ باقاعدگی سے اپنے ہاتھ دھوئیں۔

کیا کوروناوائرس جنسی طورپر منتقل ہو سکتا ہے؟

یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ آیا یہ بھی وائرس کی منتقلی کا ایک ذریعہ ہے یا نہیں جس کے بارے میں ہمیں فکر مند ہونا چاہے۔ فی الحال اس وائرس کے پھیلنے کا سب سے بڑاذریعہ کھانسی اور چھینکوں کو سمجھا جاتا ہے۔

کیا کوروناوائرس سے متاثرہ شخص مکمل صحت یاب ہوا ہے؟

جی ہاں بہت سے ایسے افراد جو کور و ناوائرس سے متاثر ہوئے اور ان میں بیماری کے معمولی علامات ظاہر ہوئیں ان میں سے زیادہ تر افراد کی مکمل صحت یابی کی توقع کی جاتی ہے۔ تاہم، بزرگ افراد جن کو پہلے سے ذیا بیطس، کینسر یا کمزور مدافعتی نظام جیسی بیماریاں لاحق ہیں ان کے لئے یہ ایک خاص خطرہ بن سکتا ہے۔ چین کے نیشنل ہیلتھ کمیشن کے ایک ماہر کا کہنا ہے کہ کورونا وائرس کے معمولی علامات سے ٹھیک ہونے میں ایک ہفتہ لگ سکتا ہے۔

کیا کورونا وائرس ووہان سے خریدی گئی اور دیگر ممالک میں بذریعہ ڈاک بھیجی گئیں اشیاء کے ذریعہ منتقل ہو سکتا ہے؟

اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اس کا کوئی خطرہ ہے۔ اور وائرس سمیت کچھ بیماریاں ان سطحوں سے پھیل سکتی ہیں جہاں ان کے متاثرہ افراد کے کھانسی یا چھینکنے کے بعد چھوا ہو، لیکن یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ وائرس زیادہ دن زندہ نہیں رہتا ہے۔ کچھ بھی جو بذریعہ ڈاک بھیجا گیا ہے اس کے منزل مقصود تک پہنچے تک اس سے آلودہ ہونے کا امکان نہیں ہے۔

کیا سانس کی اس بیماری سے بچنے کے لئے ویکسینیشن کروانا ممکن ہے؟ اس وقت اس وائرس سے بچاؤ کی کوئی ویکسین موجود نہیں ہے جولوگوں کو اس قسم کے کورونا وائرس سے بچا سکے لیکن محققین اس کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ ایک نئی بیماری ہے جو انسانوں میں پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی تھی۔ جس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹروں کے پاس اس کے بارے میں جاننے کے لئے ابھی بھی بہت کچھ ہے۔

توبہ کی قبولیت کا وقت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”جب خفیف سے آثار عذاب کے ظاہر ہوں تو اُس وقت کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ اس لئے میں بار بار کہتا ہوں کہ ابھی اس عذاب الٰہی کا دنیا میں صرف آغاز ہی ظاہر ہوا ہے اور اس کا انتہا اور غایت نہایت ہی سخت ہے لہٰذا لوگوں کو چاہئے کہ اُس خاص ہلاکت کے وقت سے پہلے خدا کی طرف رجوع کر لیں اور خدا اور رسول اور امام وقت کی اطاعت کریں اور توبہ و ترکِ معصیت دعا و استغفار کے ساتھ اس کا دفعیہ چاہیں اور اپنے اندر ایک نیک و پاک تبدیلی پیدا کریں تا کہ اس ہولناک عذاب سے محفوظ ہیں۔“

(حقیقۃ الوحی،روحانی خزائن جلد22 صفحہ 427)

ایڈیٹر کی ڈاک

تاثرات۔آراء۔تجاویز

مکرمہ فوزیہ درثمین سلمان لکھتی ہیں۔

”روزنامہ الفضل لندن آن لائن“ روز کی طرح بہت خوبصورت اور دلکش ہوتا ہے۔ تمام پڑھ کر ہی چین ملتا ہے۔ آج 7۔اپریل کو جو نئی چیز نظر سے گزری وہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے وہ تراجم ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ہرسورۃ کی مناسبت سے کئے ہیں۔ اس کیلئے دل سے شکر گزار ہوں۔ احبابِ جماعت کو بھی ازدیادِ ایمان و علم کیلئے اسے پڑھنا چاہئے نیز اخبار میں ہر چیز تاریخ(History) کو مدِّنظر رکھ کر موقع و محل کے مطابق ہوتی ہے۔ جو بہت محنت و جانفشانی کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام کی صحت اور زندگی میں برکتیں عطا فرمائے۔آمین

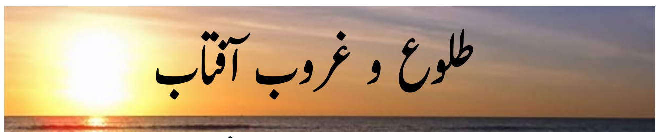

غروب آفتاب	طلوع فجر	14۔اپریل2020ء	
18:40	04:46		مکہ مکرمہ
18:43	04:42		مدینہ منورہ
18:56	04:36		قادیان
18:39	04:16		ربوہ
19:58	04:02	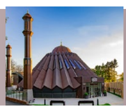	اسلام آباد ٹلفورڈ